اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کا ایک اور علمی تحفہ

عبقات

سینکڑوں عنوانوں کے گرد گھومتی ہوئی
ایک علمی، تاریخی اور تحقیقی پیشکش

تالیف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

۔ زین العابدینؒ نے یزید کی حکومت کو تسلیم کر لیا تھا۔ ابن زبیرؓ کا ساتھ نہ دیا اور نہ ہی مختار ثقفی کا ساتھ دیا بلکہ اسکی مخالفت کی صفحہ ۸۵

۔ بسا اوقات کثرت طرق روایت ضعف کی تلافی کی بجائے اضافہ کرتی ہیں علامہ زیلعیؒ صفحہ ۲۹۳

۔ حضرت علیؓ کا عبوری دور صفحہ ۳۲۵

اس عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آپ عام علماء امت کی طرح اس امت میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ آپ روایۃً اور اجتہاداً شریعتِ محمدی کے تابع ہی ہوں گے۔ ایک دوسرے مکتوب میں حضرت مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں:۔

عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود۔[۱]

اس میں تصریح ہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آمدِ ثانی پر ایک جلالی شان سے تشریف لائیں گے۔ سب یہود و نصاریٰ آپ پر ایمان لے آویں گے۔ آپ کی تشریف آوری علاماتِ قیامت میں سے ہوگی۔ سو یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اس آمدِ ثانی پر آپ پر ایمان نہ لائے۔ قرآنی آیت لیؤمنن بہ قبل موتہ میں آپ پر صحیح ایمان لے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ اس وقت کوئی کافر نہ رہے گا۔ ہر کچے پکے مکان میں کلمۂ اسلام داخل ہو جائے گا۔

(۵) معصومیت لوازمِ رسالت میں سے ہے اور یہ لوازمِ ذات میں سے ہے۔ جب نبوت آپ سے مسلوب نہیں تو ظاہر ہے کہ عصمت بھی آپ سے منتفی نہ ہوگی۔ آپ سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہوگا جو نبی کی شانِ عصمت کے خلاف ہو۔

(۶) آپ کی دوبارہ تشریف آوری عقیدہ ختمِ نبوت کے ہرگز خلاف نہیں۔ سیدنا ملا علی قاریؒ (م ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:۔

اقول لا منافاۃ بین ان یکون نبیًّا و یکون متابعًا لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیان احکام شریعتہ و اتقان طریقتہ و لو بالوحی الیہ کما یشیر الیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی ای مع وصف النبوۃ والرسالۃ والا مع سلبہما لا یفید زیادۃ المزیۃ فالمعنی انہ لا یحدث بعدہ نبی لانہ خاتم النبیین السابقین۔[۲]

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زمین پر زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا یعنی وہ نبوت اور رسالت سے موصوف ہونے کے باوجود میری اطاعت کرتے۔ کیونکہ نبوت اور رسالت کے بغیر حضرت موسیٰ کے آپ کا مطیع ہونے سے حضور تاجدارِ ختمِ نبوت کے مطاع ہونے میں کسی فضیلت کا اظہار نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ مقامِ مدح ہے۔ پس واضح ہوا کہ حضرت

---

[۱] دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷ صفحہ [۲] مرقات جلد ۵ صفحہ ۵۶۴

عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی پر اُن کا نبی ہونا آیت "خاتم النبیین" اور حدیث "لا نبی بعدی" کے خلاف نہیں۔ ان دونوں کا صحیح مطلب جو امت نے سمجھا ہے یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

(۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی اس آمدِ ثانی پر نبی بھی ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی۔ امتی نہ بھی کہیں تو حرج نہیں معین تسلیم کرنا اور آپ کو تابع شریعتِ محمدی ماننا ضروری ہوگا۔ جو یہ کہے کہ آپ شریعتِ محمدی کا اتباع تو کریں گے لیکن امتی نہ ہوں گے وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

آپ کی ذاتِ گرامی میں چونکہ یہ دونوں وصف شامل ہوں گے۔ یعنی نبی بھی اور امتی بھی۔ تو مناسب تھا کہ اس امت میں افضل الامۃ علی الاطلاق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی سمجھے جائیں۔ اس واسطے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف امتی نہیں، ساتھ نبی بھی ہوں گے، گو ان کی نبوت نافذ نہ ہوا اور جو افراد صرف امت ہیں ان سب کے سردار حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی ہیں۔

(۸) آپ کے لیے امتی ہونا یا معین الامۃ ہونا علماء اسلام کے ہاں مختلف فیہ تعبیر رہا ہے۔ کسی نے آپ کے امت ہونے کا انکار کیا اور معین الامۃ وغیرہ کی تعبیر اختیار فرمائی۔ سو اس اختلاف کے پیشِ نظر مناسب تھا کہ آپ کو علی الاطلاق افضل الامۃ کہا جائے۔ سو اس خطاب کے لائق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امّت کا حشر آپ کے ساتھ ہوگا۔ دیگر سب امتیں اپنے اپنے نبی کے ساتھ ہوں گی۔ قرآن کریم میں ہے:۔

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شہیدا۔

(پ ۵، النساء، ع ۶)

ترجمہ: پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہی دینے والا لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا کر کے لائیں گے۔

اس آیت کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حشر اپنی امتِ سابقہ کے ساتھ ہی ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نہ ہوگا۔ الا یہ کہ بعض علماء کی بات مان لی جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دو حشر ہوں گے۔ یہ قول بے شک موجود ہے جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی آمدِ ثانی پر ایمان لائیں گے گو اس کے مابعد وہ لوگ امتِ محمدیؐ میں داخل ہو جائیں گے اور آپ کی امت ختم ہوگی۔ لیکن ان کے ایمان لانے کی گواہی قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی دیں گے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:۔

وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ـ ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا۔ (پ ۶ : النساء ۲۲)

ترجمہ۔ اور کوئی نہ رہے گا اہل کتاب سے مگر یہ کہ ضرور ایمان لائے گا عیسیٰ پہ اس کی موت سے پہلے اور وہ قیامت کے دن ان پہ گواہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علیحدہ حشر پر جو آپ کا اپنی امت کے ساتھ ہوگا ایک اور شہادت ملتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم[۱]

ترجمہ۔ سو میں کہوں گا وہی بات جو عبد صالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پہلے کہہ چکے ہوں گے کہ میں ان پہ (عیسائیوں پہ) اسی مدت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی امت پہ گواہی دیں گے گو وہ اس دور تک کی ہی ہو جب تک وہ ان میں رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پہ گواہی دیں گے۔ حضرت عیسیٰ کے لیے قال کا صیغہ ماضی اقول کی نسبت سے ہے کہ حضور جب یہ کہیں گے اس وقت حضرت عیسیٰ اپنی بات کہہ چکے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ اپنی آمد ثانی کے بعد کے کسی حال پر اس لیے گواہی نہ دیں گے کہ یہ دورِ محمدیؐ ہے۔ اس پر کوئی اور نبی گواہی کیسے دے سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہوں گے۔

ملحوظ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تشبیہ صرف اس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی اس وقت تک کے گواہ ہوں گے جب تک وہ ان میں رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وقت تک کے حالات براہِ راست دیکھے ہوں گے۔ جب تک آپ ان میں رہے۔ باقی رہی اگلی بات کہ بعد کے حالات دونوں پیغمبروں کے اپنے اپنے تھے اور دونوں کی توفی اپنے اپنے طور پہ ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی پہلے زندہ اُٹھا کر ہوئی اور حضورؐ کی اس کے بغیر۔ سو اس میں یہاں تشبیہ نہیں ہے مشبہ اور مشبہ بہ میں کسی پہلو سے تشبیہ ہو جائے تو ارادہ تشبیہ پورا ہو جاتا ہے۔ ہر پہلو سے مشابہت ضروری نہیں۔ کما لا یخفی علی من له ادنی معرفة فی العلم۔

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور حضرت مہدی اس امت میں پیدا ہوں گے۔ مگر شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی کی

[۱] صحیح بخاری جلد ۲ ص ۶۶۵

ولادت نہیں ہوگی، ظہور ہوگا۔ ولادت اُن کی ہزار سال پہلے سے ہو چکی ہوئی ہے اور اس وقت وہ کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ آپ قیامت سے پہلے ظہور کریں گے۔ اہلسنّت والجماعت کے عقیدہ میں امام مہدی عام انسانوں کی طرح پیدا ہوں گے۔ کسی غار سے نہ نکلیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فامکم منکم[۱]

ترجمہ۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے اور تمہاری امامت وہ کرائے گا جو تم میں سے ہوگا۔

پھر دونوں کا امامت کے لیے ہمکلام ہونا بھی حدیث میں مذکور ہے۔ جب حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ یہ اس امت کا اعزاز و اکرام ہے کہ امامت اسی کی رہے تو اس سے صریح طور پہ دونوں کا علیحدہ علیحدہ شخصیت ہونا مفہوم ہوتا ہے۔

(۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے اسرائیلی نبی تھے۔ اسرائیلی شریعت میں بیت اللہ شریف کا حج نہیں۔ کعبہ مشرفہ اسماعیلی تعمیر ہے اور اسی کی تولیت اور تعمیر اس سلسلہ میں رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی ہیں۔ اور آپ کی شریعت میں حج اسی گھر کا قصد کرنا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی اس آمد ثانی پہ اس گھر کا حج اور عمرہ کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ فج روحاء کے مقام سے احرام باندھیں گے اور تلبیہ پکاریں گے۔ آپ نے فرمایا :۔

والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا اولیثنیهما۔[۲]

ترجمہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ابن مریم ضرور لبیک پکاریں گے فج روحاء کے مقام سے حج کا تلبیہ یا عمرے کا یا وہ دونوں کو جمع کریں گے۔

اس سے واضح طور پہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیہ السلام نازل ہونے کے بعد شریعتِ محمدیؐ کی اتباع کریں گے۔ نماز میں بیتُ اللہ شریف کا رُخ کریں گے اور اسی کے گرد طواف فرمائیں گے اور آپ حضورؐ کی تابعداری کرنے والے ایک فرد ہوں گے۔ اس حیثیت میں آپ انہیں حضورؐ کا امتی بھی کہہ سکتے ہیں اور آپ کی شریعت کا متبع اور معین بھی ـــــ یہ مختلف تعبیرات ہیں۔ حقیقت اپنی جگہ ایک ہے کہ یہ دور دورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ کے دور میں اس زمین پہ حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو آپ کو ان کی اتباع سے چارہ نہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں :۔

[۱] صحیح مسلم جلد ۱ ص ۸۷ [۲] صحیح مسلم جلد ۱ ص ۴۰۸